السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حکومتی ادارے قومی محفلوں کے نام سے ان پروگراموں میں شرکت کے لئے بچیوں کو مجبور کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

امتوں کو سعادت و کامرانی، ترقی، انتظامی خوبی اور حفاظت واستحکام صرف اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے کہ ان کے حکمران اورقائدین اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ عقیدہ، قول و عمل اور تنازعات کے حل میں انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے منہاج پر چلائیں۔

اس طرح حکمرانوں اور قائدین کو بھی استحکام واعتبار اور وجاہت ایسی امتوں ہی کی بدولت حاصل ہوسکتی ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں دین، استقامت، علم، ثقافت، صنعت، زراعت، قوت، اور ترقی میں ان امور کو پیش نظر رکھیں جو قوموں کو عروج پر پہنچادیتے ہیں اور ان کے افراد کو سربلندی سے ہمکنار کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسا اعلیٰ عملی نمونہ بن جاتے ہیں کہ عقل مند لوگ ازراہ تعجب نظریں اونچی کرکے انہیں دیکھتے ہیں اور ان کے حالات کو جاننے والے ان سے ڈرتے ہیں۔

حکمران اپنی قوموں کے ساتھ جس قدر خیر وبھلائی کے ساتھ حسن سیاست کی روش اختیار کریں گے اور جس قدر ان کی اصلاح کی طرف توجہ مبذول کریں گے، وہ اسی قدر قوت وعزت اور عظمت وشوکت کی صورت میں اس کے ثمرات بھی حاصل کریں گے اور قومیں بھی جس قدر اپنے مصلح حکمرانوں کی آواز پر لبیک کہیں گی، معروف کو قبول کریں گی اور اس کے حصول میں ان کے ساتھ تعاون کریں گی، اسی قدر سعادت وکامرانی، خوش حالی وفارغ البالی اور راحت واطمینان کی دولت سے فیض یاب ہوں گی۔

مسلمان حکمرانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی اپنی قوموں میں اسلامی سیاست کو بروئے کار لائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں، آپ ﷺ کی رہنمائی کے نور سے روشنی حاصل کریں اور خلفاء راشدین کے طرز سیاست کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں تاکہ وہ خود بھی اور ان کی قومیں بھی سعادت وکامرانی سے ہمکنار ہوں، دنیا وآخرت کی کامیابیوں سے شادکام ہوں، انہیں اسلامی شریعت اور اس کے مبنی برعدل وانصاف اسلوب حکومت کی مخالفت سے اجتناب کرنا چاہیے ورنہ اپنی خواہشات نفس کی پیروی اور کافر حکومتوں کی اندھی تقلید کی وجہ سے یہ تباہی وبربادی کے گڑھوں میں گرجائیں گے جیساکہ یہ کافر حکومتیں اپنے غلط نظام حکومت، اخلاقی بے راہ روی، تہذیبی و ثقافتی خرابی، تعلیمی اداروں میں لہوولعب اور مستی وبے حیائی کے چلن اور مخلوط تعلیم کی وجہ سے آج تباہی وبربادی کے گڑھوں میں گرے ہوئے ہیں اگر مسلمانوں نے بھی ایسا کیا تو ان کا شیرازہ بکھر جائے گا، ان کی قوت و شوکت ماند پڑجائے گی، اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل ورسوا کرے گا اور انہیں عذاب سے دوچار کرے گا کہ فتنہ وفساد پھیلانے والوں کی یہی سزا ہے۔

آخر میں یہاں اس جانب توجہ مبذول کرانا بھی ضروری ہے کہ وہ ذات گرامی، جنہیں جوامع الکلم کے معجزے سے نوازا گیا تھا کے اس ارشاد سے بڑھ کر کوئی انسانی قول زیادہ خوبصورت، زیادہ مکمل اور زیادہ جامع نہیں ہے جو آپ ﷺ نے یوں فرمایا ہے:

((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ مَسْئُولٌ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) (صحيح البخاري)

"خبردار تم سے ہر ایک نگہبان ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ، امام جو لوگوں کا نگہبان ہے، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہے، اور غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہے، خبردار: تم سب نگہبان ہو اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہو۔"

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((ما من عبد يسترعيه الله رعية فلم يحطها بنصحه إلالم يجد رائحة الجنة)) (صحيح البخاري)

"جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا نگہبان بنادے اور وہ ان کی ہمدردی وخیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔"

اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں:

((ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم إلاحرم الله عليه الجنة)) (صحيح البخاري)

‘‘ہر وہ شخص جو مسلمانوں کی کسی رعیت کا والی ہو اور وہ ان سے دھوکہ کرتے ہوئے فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دے گا۔’’

ہر حاکم کو چاہیے کہ اپنی رعایت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے، ان سے ہمدردی وخیر خواہی کرے اور ان میں حق کے ساتھ حکومت کرے کیونکہ ان کے بارے میں اس سے روز قیامت باز پرس ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : ج3 صفحہ98

محدث فتویٰ